# TV Gelderlaand کے جرنلسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا انٹرویو

ریجنل TV سٹیشن TV Gelderlaand کے جرنلسٹ اور کیمرہ مین اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور کے استفسار پر جرنلسٹ نے بتایا کہ اس صوبے میں دوملین لوگ ہیں اور ہمارا یہ TV سٹیشن اس صوبے کے لئے BBC کی اہمیت رکھتا ہے۔

☆ جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور انور کا یہاں Nunspeet میں قیام کیسا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بہت اچھا قیام ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ یہاں آیا ہوں اور مَیں یہاں قیام کرنے کو پسند کرتا ہوں۔ بہت خوبصورت جگہ ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ نن سپیٹ کی جماعت احمدیہ کے لئے کیا اہمیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت ہالینڈ کا ایک سینٹر ہیگ (Den Hagg) میں تھا۔ جماعت اپنی ضروریات کے لئے ایک بڑی جگہ چاہتی تھی تو اس وقت جگہ تلاش کی گئی اور یہ جگہ پسند آئی۔ شہر سے باہر تھی اور سستی تھی اور کھلی وسیع جگہ تھی۔ ہماری ضرورت کے مطابق تھی۔ ہم نے خرید لی۔ یہ علاقہ بڑا خوبصورت ہے۔ مجھ سے پہلے خلیفہ بھی اس جگہ کو بہت پسند کرتے تھے۔ جب یہ جگہ خریدی گئی اس وقت کمیونٹی بڑی نہیں تھی۔ اب اللہ کے فضل سے تعداد بڑھ چکی ہے۔ یہاں جماعت کے سارے فنکشن اور پروگرام ہوتے ہیں۔ یہاں کے مقامی لوگ محبت کرنے والے ہیں۔ اس لئے اس جگہ کو ہم پسند کرتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ احمدیہ کمیونٹی نے سب سے پہلے ہالینڈ میں مسجد بنائی۔ اس مسجد کو بنے ہوئے بہت عرصہ ہوگیا ہے۔ اس عرصہ میں اسلام کے بارہ میں لوگوں کی آراء تبدیل ہوئی ہیں۔ اس بارہ میں حضور کا تبصرہ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جب ہماری پہلی مسجد ہیگ میں بنی تھی اس وقت لوگوں میں مذہب کی طرف رجحان تھا۔ اب وہ نہیں رہا اور مذہب کی طرف رجحان کم ہوا ہے۔ اور دہریت کی طرف زیادہ رجحان ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ اسلام کے بارہ میں لوگوں کی رائے تبدیل ہوئی ہے اور لوگ اسلام کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور دوسری وجہ مسلمانوں کا عمل ہے جس نے اسلام کو بُرے رنگ میں پیش کیا ہے۔ مسلمانوں کی طرف سے انتہاپسندی اور دہشتگردی ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں جو بھی مسائل ہیں وہ مسلمانوں کی وجہ سے ہیں۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے۔ اسلام تو امن، صلح آشتی کا مذہب ہے اور امن کی تعلیم ہی دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا ایمان مضبوط ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، لوگ اسلام کی تعلیمات کو بھلا بیٹھیں گے تب ایک ریفارمر مسیح ومہدی آئے گا اور اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلائے گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ آچکا ہے اور آپؑ کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہوئی اور آپؑ نے اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ اور وہ غلط عقائد جو دین سے دُوری کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہو چکے تھے ان کی اصلاح فرمائی۔ آج بھی مسلمان قرآن کریم کی غلط تشریحات کرتے ہیں اور آج ہم دنیا میں اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو پھیلا رہے ہیں۔ ہم گزشتہ 125 سال سے یہ کام کررہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ صرف اس سال پانچ لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ افریقہ سے زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ فارایسٹ، ایشیا، یورپ، عرب ممالک اور دیگر ممالک سے بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور ہر سال داخل ہورہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ کی کمیونٹی Fast Growing کمیونٹی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایک آرگنائزڈ فاسٹ گروئنگ کمیونٹی ہیں۔ ایک لیڈرشپ، ایک بینر، ایک سلوگن کے تحت جماعت احمدیہ واحد ایسی کمیونٹی ہے جس کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والی کمیونٹی ہے۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم مسلم ممالک میں کُھل کر اپنا اظہار نہیں کرسکتے۔ عرب لوگ ہم کو پسند نہیں کرتے۔ ہم ان کی جہاد کی تشریح کے خلاف ہیں۔ ان کا جہاد کا جو تصوّر ہے ہم اس کے خلاف ہیں۔ اصل جہاد جو سب سے افضل جہاد ہے وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ریفارم کرو اور اپنے نفوس کی اصلاح کرو اور اسلام کی حقیقی تعلیم، امن اور صلح کی تعلیم ہر ایک تک پہنچاؤ۔ اسلام کا پیغام پہنچاؤ۔

ہاں صرف اُس وقت تلوار کے جہاد کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی جب تمہارا دشمن تم پر حملہ آور ہو اور تم اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کردیئے جاؤ اور اپنے دفاع پر مجبور کردیئے جاؤ۔ تو تب تلوار کا جہاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت دنیا میں کوئی حکومت کسی مسلمان ملک کے خلاف ایسی لڑائی نہیں لڑ رہی کہ اسلام کا پیغام نہ پھیلے، کوئی بھی لڑائی مذہب کے خلاف نہیں ہے۔ آج اسلام کے خلاف ساری دنیا میں کوئی ہتھیار استعمال نہیں ہورہا۔

آج جنگی ہتھیار کی بجائے اسلام کے خلاف لٹریچر کے ذریعہ پراپیگنڈہ ہورہا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اسلام پر حملہ ہورہا ہے۔ تو اس کا جواب بھی لٹریچر کے ذریعہ اور میڈیا کے ذریعہ پہنچنا چاہئے۔ اور ہمیں یہی تعلیم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے اور آپؑ نے بتایا ہے کہ اس زمانہ میں قلم کا جہاد ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ نوجوان مسلمان ہمارے اس صوبے سے بھی اور یورپ کے دوسرے ممالک اور علاقوں سے بھی ISIS میں شامل ہونے کے لئے سیریا وغیرہ جارہے ہیں۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح اب مسلمان ایک دوسرے کو ماررہے ہیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اُڑارہے ہیں اسی طرح گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں نے بھی آپس میں ایک دوسرے فرقوں کو قتل کیا تھا اور ان کی آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ آج یہ ایک دوسرے کو مارنے والے، قتل وغارت کرنے والے مسلمان کس طرح اپنے اس ظالمانہ فعل کو جائز اور اسلامی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ ان کے اس فعل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے تو یہ فرمایا تھا کہ جو کلمہ طیّبہ ”لَااِلٰہَ اِلّاالـلّٰـہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ“ پڑھے وہ مسلمان ہے، تم اس کے خلاف تلوار نہ اٹھاؤ۔ پس یہ جو مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کررہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعلیم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کوئی احمدی جو سچّا اور حقیقی احمدی ہے ایسے جہاد کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ ایک احمدی کے نزدیک اصل جہاد یہ ہے کہ اپنے آپ کو ریفارم کیا جائے اور اپنے نفوس کی اصلاح کی جائے اور اسلام کا حقیقی پیغام، اسلام کی اصل تعلیم دنیا تک پہنچائی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو لوگ یہاں سے، یورپ کے ممالک سے جاکر ISIS سے مل رہے ہیں وہ حالات سے تنگ (Frustrated) لوگ ہیں۔

اکنامک کرائسز 2008ء میں آیا تھا۔ کروڑوں لوگ بیروزگار ہوئے۔ اس اکنامک کرائسز کے بعد دہشتگردی بڑھی ہے اور اس کا فائدہ دہشتگرد تنظیموں نے اٹھایا ہے اور بیروزگار نوجوانوں کا برین واش کیا ہے۔ جو نوجوان مالی لحاظ سے تنگ تھے ان کو پیسوں کا لالچ دیا گیا ہے۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ تمہاری حکومت تمہارے ساتھ ظلم کررہی ہے۔ اس طرح باتیں کرکے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یوکے کی صورتحال مَیں جانتا ہوں۔ وہاں جو مہاجرین ہیں وہ دوسروں سے زیادہ بینیفٹس لے رہے ہیں۔ برطانیہ کے مقامی باشندوں کی نسبت زیادہ فوائد حاصل کررہے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی لڑائی کرنی ہوتی تو برٹش مسلمانوں کے خلاف کرتے کہ ہم تو بیروزگار ہیں اور تم سارے بینیفٹس حاصل کررہے ہو۔ لیکن یہاں صورتحال اُلٹ ہے اور بعض امیگرینٹس نوجوان دہشتگرد تنظیموں سے مل رہے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا بحیثیت ایک مسلمان آپ پر دہشتگردی کا اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ دہشتگردی کا الزام مسلمانوں پر ہی لگتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں تو ڈبل خطرہ ہے۔ ایک تو مسلمان ہمارے خلاف ہیں۔ دوسرے جو اسلام کے مخالف ہیں وہ بھی ہمارے خلاف ہیں۔ اسلام کے مخالف لوگ عدم علم کی وجہ سے ہمیں دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔ ان کو فرق کا احساس نہیں ہے۔

☆ جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے لئے اس صورتحال میں اسلام کا دفاع کرنا ایک مشکل کام لگتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کوشش کرتے ہیں اور مختلف طریقوں اور پروگراموں کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچارہے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا لٹریچر پڑھو، ہمارا بروشر پڑھو تو لوگ ہماری بات سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ آہستہ آہستہ لوگوں میں فرق پڑرہا ہے اور لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم دوسرے مسلمانوں سے مختلف ہیں جو امن کا پیغام پہنچارہے ہیں۔ اگرچہ یہ کام مشکل ہے لیکن ایک دن انشاءاللہ ہم ان کے دل جیت لیں گے۔

☆ جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ دہشتگردی کے خطرے کا رسپانس حکومت کو کس طرح کرنا چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مانیٹر کرنا، نگرانی کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ انتہاپسندی کی طرف جارہے ہیں ان کی فیملیز بھی زیرنظر ہونی چاہئیں۔ یہ دیکھیں کہ وہ کس طرح کا رویّہ رکھتی ہیں۔ کیا ان لوگوں کے اپنی فیملیز کے ساتھ رابطے ہیں؟

فرمایا کہ اب یہ صورتحال بھی سامنے آرہی ہے کہ یہ دہشتگرد گروپس اُن یورپین لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے ملک میں ہی رہو، ہم آپ

کو گائیڈ کریں گے کہ کیا کرنا ہے، بم کیسے بنانا ہے، اٹیک کیسے کرنا ہے، Cyber Attack کیسے کرنا ہے۔ اب کمپیوٹر کے ذریعہ نئی ٹیکنالوجی استعمال کرر ہے ہیں۔ سائبر اٹیک کے ذریعہ اکانومی کی تباہی کا خطرہ ہے۔

☆ سیریا کے موجودہ حالات اور صورتحال کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اب رشیا، سیریا کی حکومت کی مدد کرر ہا ہے اور فضائی حملہ بھی کیا ہے۔ اور رشین کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے مخالف گروپس، رائبلز، ISIS اور داعش پر حملے کرر ہے ہیں اور اب اس بات کا امکان ہے کہ زمینی فوج بھی بھیجیں۔ دوسری طرف امریکہ اپنا انٹریسٹ اس ریجن میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ امریکہ کے مفادات اس ریجن سے وابستہ ہیں۔ اب فرانس میں ایک میٹنگ ہوئی ہے۔ یورپین ممالک کے وہاں نمائندے تھے اور یہ بات ہوئی کہ اب صدر سیریا کی مدد کر کے حالات تبدیل کریں گے تو اب ان ممالک کی پالیسی سیریا کے بارہ میں تبدیل ہوئی ہے۔

اب تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اب صرف ISIS اور داعش کا معاملہ نہیں بلکہ پوری دنیا میں جنگ کا خطرہ ہے۔ بڑی طاقتوں کے مختلف بلاکس بن رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کئی سالوں سے خبردار کرر ہا ہوں کہ یہ نہ سوچو کہ کولڈ وار (Cold War) کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ ٹھیک نہیں ہوا۔ اب جس طرف جار ہے ہیں کسی وقت بھی عالمی جنگ کی چنگاری بھڑک سکتی ہے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں سیریا سے ریفیوجیز آرہے ہیں اور کرسچیئن کمیونٹی ان کی مدد کرر ہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ عیسائی ہمدردی کرر ہے ہیں تو کریں، بڑی اچھی بات ہے۔ اگر اصل ریفیوجیز ہیں تو ضرور مدد کرنی چاہئے۔ لیکن ساتھ دہشتگردی کا خطرہ بھی ہے۔ ISIS کے ایک نمائندہ نے کہا ہے کہ ہر پچاس افراد پر ہمارا ایک ISIS ممبر ہے جو آرہا ہے۔ تو اس طرح آپ کتنے ISIS ممبرز حاصل کر لیں گے۔ یہ آپ کے لئے الارمنگ صورتحال ہے۔ اس پر جرنلسٹ نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ بہت سے ایسے لوگ آئے ہیں۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ ان ریفیوجیز کو ایک جگہ رکھیں تاکہ نگرانی رہے۔ ان کی ضروریات رہائش، خوراک کا خیال رکھیں لیکن ان کی آبزرویشن ہونی چاہئے۔

دوسرے یہ بات ضروری ہے کہ سیریا کے حالات بہتر کریں تاکہ یہ لوگ واپس اپنے ممالک میں جائیں۔ پھر وہاں ان کی مدد کریں، ان کو اسٹیبلش کرنے اور اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کی مدد کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب دیکھیں جاپان نے کہا ہے کہ وہ ان سیرین لوگوں کی مدد کریں گے یہ جہاں بھی رہیں گے لیکن ان کو جاپان نہیں آنے دیں گے۔ جاپان ان کی مدد کے لئے بلینز ڈالرز دے رہا ہے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ سعودی عرب، گلف کے ممالک اور اس ریجن کے مسلمان ممالک یہ سیریا کے ہمسائے ممالک ہیں اور امیر ملک ہیں۔ ان کا کام ہے کہ سیریا کی مدد کریں اور ان کا فرض بنتا ہے کہ مہاجرین کو سیٹل کرنے میں مدد کریں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کل آپ نے پارلیمنٹ میں جانا ہے تو کل کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جواب تک کہا ہے وہی پیغام ہے۔ اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیمات کا پیغام ہے۔ امن کا پیغام ہے۔ یہاں بعض سیاستدان ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام شدّت پسند مذہب ہے۔ مَیں اس بارہ میں بتاؤں گا کہ قرآن کریم کی تعلیمات کیا ہیں اور شاید اس حوالہ سے کچھ آیات بھی Quote کروں۔

☆ W. Gieret Gilder کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ وہ اسلام کے خلاف بولتا ہے۔ کیا اس کی باتوں سے آپ کو کوئی خوف آتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم کو کوئی خوف نہیں آتا۔ ہر ایک کا حق ہے کہ وہ بولے، بات کرے لیکن یہ حق نہیں ہے کہ جو مَیں کہتا ہوں جو میرا ایمان اور میرا عقیدہ ہے وہ اس کو مجھ سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عربی زبان بہت وسیع زبان ہے اور قرآن کریم کی مختلف آیات کے کئی مفاہیم ہیں جو صرف عربی زبان جاننے والا، عربی زبان سے واقفیت رکھنے والا ہی سمجھ سکتا ہے۔ دوسرے کو یہ معانی سمجھ نہیں آسکتے۔ مَیں عربی زبان سے واقفیت رکھتا ہوں اور قرآن کریم کا علم رکھتا ہوں۔ Gilder نے پتہ نہیں قرآن کریم پڑھا بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال عربی زبان میں تو نہیں پڑھا ہوگا۔

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: انہی لوگوں میں سے بعض لوگ ہمارا دفاع کرر ہے ہیں۔ برطانیہ میں ایک جرنلسٹ Edwest نے اخبار "Evening Standard" میں ایک آرٹیکل لکھا جس کا عنوان تھا ’’ہمارا خلیفہ لندن میں ہے اور صرف اچھا کام کرر ہا ہے۔ ہم اس خلیفہ کو کیوں نہ Follow کریں‘‘۔ جماعت کے جلسہ میں 35 ہزار لوگ اکٹھے ہوئے اور صرف امن، رواداری اور بھائی چارہ کی باتیں ہوئیں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت کی مسجد، سینٹر کا ایک حصہ جل گیا۔ ہم سب برٹش قوم کو اس کی دوبارہ تعمیر میں مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ مخالفت کرتے ہیں ہم ان سے کیوں پریشان ہوں۔ ان مخالفین میں سے بھی بعض لوگ ہمارے دفاع کے لئے بھی کھڑے ہورہے ہیں۔

☆ انٹرویو کے آخر پر حضور انور نے جرنلسٹ سے ازراہ شفقت فرمایا کہ مَیں نہیں سمجھتا کہ یہ انٹرویو تھا۔ یہ ایک میٹنگ تھی۔ اس پر جرنلسٹ نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ حضور انور کی یہ بات میرے لئے عزّت افزائی کا باعث ہے۔

بعد ازاں جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔